سوال

سے بات(137) چیت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس وقت ایک برطانوی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہوں یونیورسٹی میں ایک لڑکی نے مجھے اپنے آپ پر فریفتہ کرلیا ہے میری اس سے مطلق طور پر کبھی بات نہیں ہوئی اور نہ ہی عورتوں سے کلام کرنا میری عادت ہی ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ کبھی کبھار ہم ایک دوسرے کو سلام کرلیتے ہیں میرا اس سے شادی

کیا میں اس کے پاس جاکر اس سے بات چیت کروں اور پہلے اس سے تعارف کی کوشش کروں جس میں شرعی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے یا کہ اس سے سیدھے ہی شادی کی بات کی جائے؟ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے اس سے بغیر کسی تعارف کے شادی کی بات کی تو وہ انکار ہی نہ کردے کیونکہ وہ مجھے اچھی طرح

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اجنبی عورت سے بات چیت کرنے کے شریعت اسلامیہ نے کچھ ضوابط اور قانون مقرر کیے ہیں اور کچھ اہم قسم کی شروط رکھی ہیں اگر یہ ضوابط اور شروط پائی جائیں تو پھر اجنبی عورت سے کلام کرنا جائز ہے ایسا کرنے کا مقصد

ذیل میں ان شروط کا ذکر کرتے ہیں۔

1۔ مرد عورت تک اس کے محرم یا پھر اپنی محرم عورت کے ذریعے بات نہ پہنچا سکتا ہو۔

2۔ یہ کلام خلوت و تنہائی کے بغیر ہو۔

3۔ فتنہ کا خدشہ نہ ہو۔ اگر کلام کی وجہ سے اس کی شہوت انگیخت ہو یا پھر وہ کلام سے لذت حاصل کرنے لگے تو یہ کلام کرنا حرام ہوگا۔

5۔ عورت کی طرف سے کلام میں نرم لہجہ اختیار نہ ہو۔

6۔ عورت مکمل پردہ اور شرم و حیاء کی پیکر بن کر رہے یا پھر دروازے اور پردے کے پیچھے سے مخاطب ہو۔ بہتر اور احسن تو یہ ہے کہ یہ بات ٹیلی فون کے ذریعے ہو۔ البتہ یہ بھی عمدہ طریقہ ہے۔ کہ خط لکھ کر یا پھر ای میل کے ذریعے پیغام پہنچا دیا جائے۔

7۔ یہ کلام ضرورت سے زیادہ نہ ہو بلکہ حسب ضرورت ہی رہے۔

ن164-163/3)

ور آپ نے تو ابھی اس لڑکی سے منگنی بھی نہیں کی اس لیے آپ پر ضروری ہے کہ آپ فتنہ میں مبتلا کردینے والے اسباب سے بچ کر رہیں اور انتہائی احتیاط سے کام لیں اور اپنے مقصد کو ہر اس طریقے سے حل کریں جو اس لڑکی کے قریب جانے کے علاوہ ہو۔ اس مسئلے میں مندرجہ ذیل دو آیتیں بطور دلیل پیش

اب1:32)

اب2:53)

پ کو یہ یاد دلاتا چلوں کہ بیوی اختیار کرتے ہوئے مسلمان کا معیار وہ ہونا چاہیے جس کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ اور رغبت دلائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

"فاظفر بذات الدين تربت يداك

"تم دین والی لڑکی اختیار کرو تمہارے [illegible] (302/3383/865[illegible]

آخر میں آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ ہر اس چیز سے بچیں اور دور رہیں اور دور رہیں جو آپ کو حرام کام کی طرف لے جانے والی ہو یا حرام کے قریب کرنے والی ہو۔ مثلاً لڑکی سے خلوت یا اس کے ساتھ باہر کہیں سیر و تفریح کے لیے نکلنا وغیرہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے لیے کوئی ایسی

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص199

محدث فتویٰ